بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ
الفضل قادیان

ایڈیٹر رحمت اللہ خان شاکر —— یوم یکشنبہ

جلد ۳۱	۱۱ شہادت ۱۳۲۲ھش	۵ ربیع الثانی ۱۳۶۲ھ	۱۱ اپریل ۱۹۴۳ء	نمبر ۸۶

Gurdaspur

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۰ شہادت ۱۳۲۲ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ½۹ بجے صبح کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت نزلہ کی وجہ سے ناساز ہے احباب حضور کی کامل صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا جاری رکھیں۔

بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب تا حال بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا کریں۔

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری لائل پور کے جلسہ میں شمولیت کے لئے تشریف لے گئے۔

غلہ کے متعلق جماعت کو بعض ضروری ہدایات

قادیان ۹ ماہ شہادت ۱۳۲۲ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ میں نئی فصل پر سال بھر کے لئے غلہ جمع کر لینے کے متعلق شہری اور زمیندار جماعتوں کو اہم ہدایات دیں۔ گذشتہ سال لوگوں کو غلہ حاصل کرنے میں جو تکالیف پیش آئی ہیں۔ ان کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ کہ ان سے ہمارے ملک کے لوگوں کو سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ میں نے گذشتہ سے گذشتہ سال بلکہ گذشتہ سال بھی غلہ کے متعلق کچھ ہدایات جماعت کو دی تھیں۔ جن لوگوں نے ان پر عمل کیا وہ آرام میں رہے۔ اور جنہوں نے ان پر عمل نہ کیا۔ ان کو تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ اور اب چونکہ نئی فصل نکلنے والی ہے۔ میں زمینداروں کو ہدایت کرتا ہوں۔ کہ وہ جہاں تک ہو سکے۔ اپنی سال بھر کی ضروریات سے بیس فیصدی زیادہ غلہ جمع کر لیں۔ گورنمنٹ کا اندازہ یہ ہے کہ ایک آدمی کا گندم کا ماہوار خرچ ۱۶ سیر ہے۔ اور میرا اندازہ یہ ہے۔ کہ گھر کے چھوٹے بڑے سب افراد ملا کر شہری آبادی کے لئے ۱۲ سیر فی کس بلکہ اگر تنگی سے گزارہ کیا جائے۔ تو دس سیر فی کس کافی ہو جاتا ہے۔ دیہاتی آبادی کے لئے ۱۴ سیر فی کس کافی ہوتا ہے۔ بشرطیکہ بچے بھی اس میں شامل ہوں۔ اور اگر سب بڑے لوگ ہوں۔ تو ۱۶ سیر فی آدمی غلہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس حساب سے سال بھر کا غلہ جمع رکھا جائے۔ اور پھر اس سے بیس فی صدی زیادہ اور رکھا جائے۔

شہری آبادی کو بھی حضور نے یہ نصیحت فرمائی۔ کہ وہ بھی اس حساب سے سال بھر کے لئے غلہ جمع کر لیں۔ اور وہ بھی اپنی ضروریات سے کچھ زیادہ غلہ اپنے پاس رکھیں۔ اگر بیس فی صدی اضافہ نہیں کر سکتے۔ تو پانچ سات یا آٹھ فیصدی ہی سہی۔ اس کے بعد حضور نے یہ بھی فرمایا۔ کہ پچھلے سال قادیان کے غرباء کے لئے غلہ کی تحریک کی گئی تھی۔ اور قریباً ۱۵۰ من غلہ تقسیم کیا گیا تھا۔ اس سال بھی میں تحریک کرتا ہوں۔ کہ کوئی دوست جس قدر غلہ اپنی ضروریات کے لئے جمع کرے۔ اس کا چالیسواں حصہ قادیان کے غرباء کے لئے وقف کر دے۔ میں نے خود پچھلے سال اس غرض کے لئے ۵۰ من غلہ دیا تھا۔ مگر اس سال میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک سو من غلہ کا وعدہ کرتا ہوں۔ باقی ۱۴۰۰ من غلہ کا جمع کرنا جماعت کے لئے کوئی مشکل امر نہیں۔ مگر یہ غلہ صدقہ سمجھ کر نہیں دینا چاہیئے۔ بلکہ ایک اسلامی بھائی چارہ کے لئے قربانی سمجھ کر دینا چاہیئے۔ بیرونی جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ وہ بھی اپنے ہاں کے غرباء کی ضروریات کو مدنظر رکھیں۔ اور ان کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔

نظام کی برکت کی ایک مثال

روزنامہ الفضل قادیان ۵ ربیع الثانی ۱۳۶۲ھ

شہروں میں مالکان مکانات کے ہاتھوں کرایہ دار سخت تکلیف اٹھا رہے ہیں۔ اخبارات میں اس کا کافی چرچا رہتا ہے۔ اور کرایہ دار اس مصیبت سے نجات پانے کے لئے کئی کانفرنس اور جلسے وغیرہ بھی کر چکے ہیں۔ جن میں سے بعض میں گورنمنٹ کے بعض وزراء بھی شریک ہوئے۔ مگر ان کی تکالیف میں کمی کی کوئی صورت پیدا نہ ہو سکی۔ گورنمنٹ پنجاب کئی سال ہوئے کرایوں وغیرہ کے متعلق ایک قانون پاس کر چکی ہوئی ہے۔ مگر وہ بھی بے اثر رہا۔ اور مالکان مکانات نے اس سے بچتے ہوئے کرایہ داروں کو تکلیف دینے کی کئی راہیں نکال لیں۔

اب تازہ ترین خبر یہ ہے۔ کہ لاہور کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت حاصل شدہ اختیارات کے رو سے حکم دیا ہے۔ کہ کوئی مالک مکان کسی کرایہ دار یا کرایہ دار کے بالواسطہ کرایہ دار کو اس بات پر مجبور نہیں کر سکے گا۔ کہ اس شرح سے زیادہ رقم ادا کرے۔ جو قانون کرایہ مکانات کی رو سے مستقر ہے۔ کوئی مالک مکان اپنا مکان کرایہ پر چڑھانے سے انکار نہیں کر سکے گا۔ جب تک کہ وہ مکان اپنی سکونت کے لئے درکار نہ ہو۔ اگر کرایہ دار کرایہ نامہ کی شرائط کے مطابق کرایہ ادا کر رہا ہے۔ تو اسے مکان سے نکالا نہیں جا سکیگا وغیرہ وغیرہ۔ کرایہ داروں اور مالکان مکانات کی ایک لمبے عرصہ کی کشمکش اور پریشانی کے بعد اب یہ حکم نافذ کیا گیا ہے۔ اس کا نتیجہ کیا نکلتا ہے۔ اور اس سے کرایہ داروں کی مشکلات کس حد تک دور ہو سکیں گی۔ یہ آئندہ معلوم ہو سکے گا۔

اس وقت اس سہولت و آسانی اور آسائش کی طرف مختصراً اشارہ کرنا مقصود ہے۔ جو نظام کی برکت سے قادیان میں کرایہ داروں کو حاصل رہی ہے۔ جب دوسرے شہروں میں کرایہ دار سخت پریشانی میں مبتلا تھے۔ یہاں کسی کو احساس بھی نہ تھا۔ کہ وہ اپنے مکان میں نہیں۔ بلکہ کرایہ دار ہے۔ کیونکہ شروع میں ہی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کرایہ مکانات کے متعلق ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور کے جاری کردہ احکام کی نسبت بہت زیادہ جامع ہدایات جاری فرما دی تھیں۔ اور ایک مفصل خطبہ اس پر پڑھتے ہوئے فرمایا تھا۔ کہ جو کرایہ دار باقاعدہ کرایہ ادا کر رہا ہے۔ اسے مالک مکان نکال نہیں سکتا۔ جب تک کہ اسے ذاتی رہائش کے لئے مکان کی ضرورت پیش نہ آئے۔ مکانات کے سلسلہ میں پیدا ہونے والے تنازعات کے لئے حضور نے ایک سپیشل قاضی مقرر فرما دیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی حضور نے اس زمانہ کے مخصوص حالات کے پیش نظر مکانات کے کرایوں میں ایک معین اور واجبی شرح اضافہ کی گنجائش کو بھی تسلیم کیا تھا۔ مگر اس اضافہ کی صورت یہ رکھی تھی۔ کہ مالک مکان ایک مقررہ کمیٹی کے سامنے اپنے کیس کو رکھے۔ اور اس پر ثابت کرے۔ اور کرایہ میں اضافہ ہونا چاہیئے۔ یہ نہیں کہ خود ہی فیصلہ کرے۔ اور خود ہی اسے کرایہ دار پر نافذ کرنے لگے۔

چنانچہ حضور کی ان ہدایات کا اثر یہ ہوا کہ قادیان میں کسی کو کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ یہ آرام جو

موجودہ مسلمانوں کے عقائد اور اسلام کی حقیقی تعلیم

اس زمانہ کے مسلمان حقیقی اسلام سے کوسوں دُور اور اس کی تعلیم کے خلاف عقائد رکھتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آکر دنیا میں پھر سے حقیقی اسلام کو پیش کیا ہے موجودہ مسلمانوں کے عقائد اور حقیقی اسلام میں مغائرت کی چند مثالیں ملاحظہ ہوں۔

قرآن کریم خدا کی ذات اور صفات میں شرکت کو رد کرتا ہے۔ اور اسے خالص توحید کے منافی قرار دیتا ہے۔ مگر ہمارے غیر احمدی دوست مسیح ناصری کو خدا کی صفات دیتے ہیں۔ ان کا بیان ہے۔ کہ جب یہود مسیح ناصری علیہ السلام کو حاکم پیلاطوس کی عدالت میں پیش کر کے ان کے خلاف فیصلہ کروانا چاہتے تھے۔ تو ابھی ان کو ایک کوٹھے میں بند کیا ہوا تھا۔ کہ خدا کے رحم نے جوش مارا۔ اور جبرائیل فرشتے کو بھیجکر اور کوٹھے کی چھت پھاڑ کر حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کو آسمان پر اُٹھا لیا۔ اس وقت ان کی عمر ۳۳ سال کی تھی۔ اور اب تک ویسے کے ویسے ہیں۔ اور طرفہ یہ کہ نہ وہ کھاتے ہیں۔ اور نہ پیتے ہیں۔ اور باوجود اس کے ان کے جسم میں کوئی تغیر اور تبدیلی نہیں ہو رہی۔ اور الاٰن کما کان کے مصداق ہیں۔ حالانکہ یہ خدائی صفات ہیں۔ پھر نہ معلوم ہمارے غیر احمدی دوست حضرت مسیح علیہ السلام کو خدائی صفات میں کیونکر شریک قرار دیتے ہیں۔

پھر اس کے ساتھ ہی وہ یہ بھی عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام مُردوں کو زندہ کیا کرتے تھے۔ اور پرندوں کو بنایا کرتے تھے۔ اب قرآن تو یہ کہتا ہے۔ کہ خدا کے سوا کوئی مُردوں کو زندہ نہیں کر سکتا۔ اور فرماتا ہے۔ کہ خلقوا کخلقہ فتشابہ الخلق علیھم۔ کہ خدا بھی پیدا کرے اور معبودانِ باطلہ بھی پیدا کریں۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ اور اگر ایسا ممکن ہے۔ تو پھر خدا اور معبودانِ باطلہ کی پیدا کردہ اشیاء باہم مل جائیں اور امتیاز کرنا مشکل ہو جائے۔ مگر باوجود ایسی واضح تعلیم کے ہمارے غیر احمدی دوست اسلامی توحید کے منافی یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ اور حضرت مسیح علیہ السلام کو خدائی صفات دیتے ہوئے یہ بھی خیال کرتے ہیں کہ ان کی توحید میں کوئی فرق نہیں آیا۔ اس کے بالمقابل ایک احمدی قرآن کریم کے منشاء کے ماتحت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو باقی انبیاء کی طرح وفات یافتہ مانتا ہے۔ اور یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ خدا ہی مُردوں کو زندہ کر سکتا ہے۔ اور حسب منطوق اللہ خالق کل شیءٍ وھو الواحد القھار ہر چیز کا خالق اور بنانیوالا خدا ہی ہے۔

اس کے بعد ہم قرآن کو لیتے ہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ذالک الکتاب لاریب فیہ۔ کہ قرآن کریم میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں اور فرمایا۔ ھُدًی للناس و بینات من الھدیٰ والفرقان کہ قرآن کریم لوگوں کے لئے ہدایت ہے اور ہدایت کے کھلے کھلے دلائل اور فیصلہ کن باتیں اسمیں موجود ہیں۔ پھر فرماتا ہے۔ لایاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ کہ قرآن میں پہلے بھی باطل نے جگہ نہیں پائی۔ اور نہ آئندہ زمانہ میں باطل اسمیں جگہ پا سکتا ہے۔ مگر ہمارے غیر احمدی دوست یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ قرآن کریم میں پانچسو آیت منسوخ ہے۔ بعض کا خیال ہے۔ پانچسو نہیں دو سو آیت منسوخ ہے۔ تفسیر فوز الکبیر میں لکھا ہے۔ کہ صرف پانچ آیتیں منسوخ ہیں۔ لیکن احمدی یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ قرآن کریم میں کوئی بھی آیت منسوخ نہیں۔ اور سارے کا سارا قرآن ہدایت ہے۔ اور حسب فرمان الٰہی وننزل من القرآن ما ھو شفاءٌ ورحمۃٌ للمؤمنین ولا یزید الظالمین الا خسارا (بنی اسرائیل) مومنوں کیلئے شفاء اور رحمت کا موجب ہے۔

تیسرے نمبر پر ہم انبیاء علیہم السلام کے وجود کو لیتے ہیں۔ سورۂ انبیاء میں ہے۔ کہ یہ گروہ خدا کے مکرم بندوں میں شامل ہے۔ نیز فرمایا۔ لا یسبقونہ بالقول وھم بامرہ یعملون۔ کہ وہ ایسے نیک اور فرمانبردار بندے ہیں۔ جو کلام میں اس سے سبقت نہیں کرتے اور اُن کا عمل خدا کے حکم کے مطابق ہے۔ اور پھر قرآن میں جا بجا اس مقدس گروہ سے اعتراضات کو رد کیا گیا ہے۔ اور ان کی عصمت کو قائم کیا گیا ہے۔ مگر ہمارے غیر احمدی دوست زبان سے تو عصمت انبیاء کے قائل ہیں۔ مگر ہر قسم کے عیوب اور رذائل کو ان کی طرف منسوب کرتے ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو قرآن کریم میں صدیقاً نبیاً کہا گیا ہے کہ وہ خدا کے نبی تھے۔ اور بہت راستباز تھے۔ مگر ہمارے غیر احمدی دوست یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تین جھوٹ بولے تھے (دیکھو ترمذی کتاب التفسیر) اور حضرت یوسف علیہ السلام کے متعلق کہتے ہیں۔ کہ قرآن کریم میں جو ولقد ھمت بہ وھم بھا آیا ہے۔ اس کے یہ معنے ہیں کہ اس عورت نے حضرت یوسف سے اور حضرت یوسف نے اس عورت سے زنا کا ارادہ کیا تھا۔ (تفسیر جلالین) پھر حضرت داؤد علیہ السلام کے متعلق لکھا ہے۔ طلب امرأۃ شخصٍ لیس لہٗ غیرھا و تزوجھا و دخل بھا۔ کہ حضرت داؤد نے ایک ایسے شخص کی بیوی کا مطالبہ کیا جس کے پاس اسکے سوا کوئی دوسری بیوی نہ تھی۔ اور اُسے اپنی بیوی بنالیا۔ اور اس طرح اپنی پوری ۱۰۰ بیویاں بنائیں۔ پھر حضرت ادریس علیہ السلام کے متعلق ورفعناہ مکاناً علیاً کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ جھوٹ بول کر جنت میں داخل ہو گئے مگر پھر واپس نہ نکلے۔ (تفسیر معالم التنزیل)

اور تو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اعلیٰ و ارفع شان کے منافی بھی کئی باتیں کہتے ہیں۔ مگر احمدی تو خدائے عزوجل کے فرمان کے مطابق تمام انبیاء کو معصوم یقین کرتے ہیں اور انکو پاک و مطہر وجود سمجھتے ہیں جو دنیا کو ہر قسم کے گندوں سے چھڑانے کے لئے آئے اور پاک وصاف کر کے اس جہان سے رخصت ہوئے۔

اس کے بعد ہم جنت و دوزخ کو لیتے ہیں۔ غیر احمدی دوست یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ جنت کی طرح دوزخ بھی ابدی ہے۔ یعنی اسکی سزا ہمیشہ رہیگی اور کبھی ختم نہ ہوگی۔ حالانکہ قرآن کریم میں جنت کے متعلق تو آتا ہے لا مقطوعۃ ولا ممنوعۃ اور عطاءً غیر مجذوذ۔ کہ جنت خدا کی طرف سے ایسی عطا ہوگی جو کبھی منقطع نہ ہوگی۔ لیکن دوزخ کے متعلق ایسا کوئی بیان نہیں۔ بلکہ فامُّہٗ ھاویۃ کہکر بتا دیا۔ کہ جس طرح ماں اپنے بچے کو سزا دیتی ہے۔ تاکہ اس کی اصلاح ہو جائے۔ اسیطرح دوزخ بھی اصلاح کی غرض سے ہے۔ جب اصلاح ہو جائیگی تو اس سے نکال لیا جائیگا۔ چنانچہ اسکی تائید حدیث یأتی علیٰ جھنم زمانٌ لیس فیھا احدٌ ونسیم الصبا تحرک ابوابھا سے ہوتی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ جہنم پر ایسا وقت بھی آئیگا۔ کہ اس میں کوئی بھی نہ ہوگا اور بادِ صبا اُس کے دروازوں کو کھٹکھٹائے گی۔ مگر باوجود قرآن کریم کے اس بیان کے ہمارے غیر احمدی دوست یہی عقیدہ رکھتے ہیں کہ جہنم بھی ابدی ہے۔ اس کے بالمقابل ہم احمدی قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق جنت کو ابدی اور غیر منقطع مانتے ہیں۔ اور جہنم کو غیر ابدی اور منقطع ہونے والا یقین کرتے ہیں۔

خاکسار قمر الدین مولوی فاضل قادیان

ایک مبارک خواب

مکرم ڈاکٹر شاہ نواز خان صاحب نے میگاڈی (افریقہ) سے اپنا ایک خواب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں لکھ کر ارسال کیا ہے۔ جو درج ذیل ہے۔ حضور نے اس کے متعلق تحریر فرمایا۔ کہ "خواب بہت مبارک ہے" ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں۔

گذشتہ جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب کو صبح ۲½ بجے ایک عجیب خواب دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ ایک وسیع مسجد ہے۔ اس کے ایک حجرہ میں جس کے فرش پر سلیٹی رنگ کا سفوف ہے۔ حضور کے صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب اور عاجز بیٹھے ہیں۔ حضور خطبہ جمعہ فرما رہے ہیں۔ اس کے بعد نماز کھڑی ہونے لگی۔ تو ہم دونوں تیزی سے چلکر حضور کے پاس گئے ہیں۔ تو وہاں دو آدمیوں کی جگہ صف اول میں حضور کے ہی دائیں طرف خالی ہے۔ حضور کے دائیں صاحبزادہ منور احمد صاحب اور ان کے دائیں عاجز کھڑا ہو گیا۔ سخت گرمی کا موسم ہے۔ حضور نے جلدی نماز ختم کر دی۔ اور بیٹھ گئے۔ دوست حسب معمول حضور کو دبانے لگے۔ حضور کا جسم مبارک پسینہ سے تر ہے۔ حضور نے فرمایا میرا پسینہ خشک کرو۔ میں نے ایک دوست سے پنکھا مانگا۔ اور حضور کی پشت پر کرنے لگا۔ مگر حضور نے روک دیا۔ بلکہ تعجب بھی فرمایا۔ (مراد ڈاکٹر ہو کر اس طرح ہوا کا جھونکا) پھر قدرتی ہوا یا شائد دو بجلی کے پنکھے چل پڑے۔ میں نے پنکھا رکھ دیا۔ حضور نے فرمایا میرے کرتے کو جسم سے الگ کرو تا پسینہ سوکھ جائے۔ (عاجز کو تعجب ہوتا تھا۔ کہ حضور تو سخت گرمی میں بھی ہمیشہ واسکٹ بلکہ کوٹ بھی پہن کر مسجد میں تشریف لایا کرتے ہیں۔ مگر آج خلاف معمول صرف پتلی ململ کا کرتہ زیب تن ہے) میں نے حضور کے دونوں شانوں کے درمیان سے کرتہ اٹھایا

تو پسینہ ابلنا شروع ہوا۔ عاجز چلو بھر بھر کر پسینہ نکال رہا اور پھینک رہا ہے۔ پسینہ کا پانی نہایت صاف اور مطہر ہے۔ میرے دل میں آیا۔ کہ میں کو پی لوں۔ آخر ایک چلو بھر کر جو پیا تو وہ نمکین تھا۔ مگر ساتھ ہی حیا کی وجہ سے میں نے آنکھیں نیچی کر لیں۔ کہ لوگ کیا کہیں گے کہ یہ مجلس میں محبت میں پاگلوں کی سی حرکات کر رہا ہے۔ حضور نے مسکرا کر کہا کیا کر رہے ہو میں نے عرض کیا پسینہ چکھ رہا ہوں۔ حضور نے فرمایا مجھے بھی چکھاؤ۔ میں نے ایک چلو پیش کیا۔ تو حضور نے میرے ہاتھ کو مونہہ لگا کر پیا۔ مجھے شرم آگئی۔ اور عرض کیا کہ حضور کیوں اس طرح پیتے ہیں۔ میں نے تو کسی اور خیال سے پیا تھا۔ (یعنی محبت سے) میں جو حضور کے شانوں کے درمیان دیکھتا ہوں۔ تو بجائے جسم نظر آنے کے ایک گہرا چشمہ معلوم ہوتا ہے جہاں سے آب زمزم کی طرح پانی (پسینہ) اُبل رہا ہے۔ غرضکہ عجیب کیفیت تھی۔ اس کے بعد (یعنی جب حضور نے میرے چلو سے پی لیا) آنکھ کھل گئی۔ مگر باوجود کوشش کے دوبارہ نہ سو سکا

وصیتیں

نوٹ۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۶۴۲۹ ۔ منکہ عبد الحفیظ خان ولد محمد ابراہیم خان قوم پٹھان بارک زئی ساکن ویرووال ڈاکخانہ ویرووال ضلع امرتسر بقائمی ہوش وحواس بلکہ نہایت ہی خوشی بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲-۴-۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ ۴۰ روپے بصیغہ ملازمت ہے علاوہ ازیں مزروعہ مشترکہ قریباً ۲۰۰ بیگھہ بھی ہے جس میں تہائی حصہ کا مالک ہوں۔ میں تا زیست انشاء اللہ اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور جائداد غیر منقولہ یعنی زمین کے دسویں حصہ کی بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبد۔ عبد الحفیظ خاں

ویرووال حال اکال گڑھ ضلع گوجرانوالہ گواہ شد شیخ فضل کریم پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ اکال گڑھ گواہ شد۔ عبد الرحیم اوورسیر اکال گڑھ ضلع گوجرانوالہ

نمبر ۶۵۶۸ ۔ منکہ وجیہہ النساء زوجہ ڈاکٹر لعل محمد صاحب قوم شیخ انصاری عمر ۲۰ سال بیعت ۱۹۱۳ء ساکن حال قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳-۴-۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت جائداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میری جائداد منقولہ حسب ذیل ہے

الف سونا آٹھ تولہ جس کی قیمت موجودہ اندازاً ۷۰ روپے فی تولہ کے حساب سے ۵۶۰ روپے ہوتی ہے۔ (ب) چاندی ۴۰ تولہ جس کی موجودہ قیمت اندازاً چالیس روپے ہے (ج) زر مہر ۵۰۰ روپے کل ۱۱۰۰ میں اس کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور یہ رقم ۱۳۷/۸ روپے ہوتی ہے۔ جو میں نقد یکمشت ادا کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اس کے علاوہ اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۸ حصہ کی مالک بھی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا تازہ فرمان مجالس انصار اللہ کے متعلق

اگرچہ جماعت کی تنظیم کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ جمعہ ۲۶ جولائی ۱۹۴۲ء (جو یکم اگست ۱۹۴۲ء کے اخبار الفضل میں شائع ہو چکا ہے) جماعت کو مفصل ہدایات دے چکے ہیں۔ لیکن گزشتہ جلسہ سالانہ پر حضور نے اپنی پہلی تقریر میں پھر خاص طور پر احباب جماعت کو ارشاد فرمایا تھا کہ "سلسلہ کے روحانی بقاء کیلئے میں نے خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ کی تحریکات جاری کی ہوئی ہیں۔ اور یہ تینوں نہایت ضروری ہیں . . . . . میں لوگوں سے کہتا ہوں کہ ان تحریکات کو معمولی نہ سمجھیں۔ اس زمانہ میں ایسے حالات پیدا ہو چکے ہیں کہ یہ سب ضروری ہیں (یعنی مجالس خدام الاحمدیہ۔ انصار اللہ و لجنہ اماء اللہ) پرانے زمانہ میں اور بات تھی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آپکی ٹریننگ سے ہزاروں استاد پیدا ہو گئے تھے۔ جو خود بخود دوسروں کو دین سکھاتے تھے۔ اور دوسرے شوق سے دین سیکھتے تھے مگر اب حالات ایسے ہیں کہ جبتک دو دو تین تین آدمیوں کی علیحدہ علیحدہ نگرانی کا انتظام نہ کیا جائے کام نہیں ہو سکتا۔

ہمیں اپنے اندر ایسی خوبیاں پیدا کرنی چاہئیں کہ دوسرے اقرار کرنے پر مجبور ہوں۔ اور پھر تعداد بھی بڑھائی جائے (یعنے جماعت میں خوبی یافتہ احمدیوں کی تعداد بڑھائی جائے) اگر گلاب کا ایک ہی پھول ہو اور وہ دوسرا پیدا نہ کر سکے۔ تو اس کی خوبصورتی سے دنیا کو کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ فتح تو آئندہ زمانہ میں ہونی ہے۔ معلوم نہیں کب ہو۔ لیکن ہمیں کم از کم اتنا تو اطمینان ہو جانا چاہیئے۔ کہ ہم نے اپنے آپکو ایسی خوبصورتی کے ساتھ دنیا کے سامنے پیش کر دیا ہے کہ دنیا احمدیت کی تعریف کئے بغیر نہ رہ سکے۔ احمدیت کو دنیا میں پھیلا دینا ہمارے اختیار کی بات نہیں ہے۔ لیکن ہم اپنی زندگی کا نقشہ ایسا خوبصورت بنا سکتے ہیں کہ دنیا کے لوگ بظاہر اس کا اقرار کریں یا نہ کریں۔ مگر ان کے دل احمدیت کے معترف ہو جائیں۔ اس لئے جماعت کے سب طبقات کی تنظیم نہایت ضروری ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ احباب جماعت نے تاحال انصار اللہ کی تنظیم میں وہ کوشش نہیں کی جو کرنی چاہیئے تھی"

حضور کے اس ارشاد کے متعلق مجھے تنظیم انصار کے لئے کسی وضاحت یا تشریح کی چنداں ضرورت نہیں۔ کیونکہ حضور نے خود اس کی اہمیت کھول کر بیان فرما دی ہوئی ہے۔ ہاں جن مقامات پر ابھی مجالس انصار اللہ قائم نہیں ہوئیں۔ وہاں احباب اور عہدہ داران جماعت سے درخواست کرونگا کہ وہ حضور کے اس فرمان کی تعمیل میں فوراً مجالس انصار اللہ قائم کریں۔ اور ان ہی انصار میں سے کسی مخلص اور ذی اثر دوست کو بطور زعیم انصار اللہ منتخب کرا کر مجھے اطلاع دیں۔ جہاں پہلے سے مجالس انصار اللہ قائم ہیں۔ ان کے زعماء صاحبان کو چاہیئے۔ کہ اپنی مجلس کی ماہوار کارگذاری کی رپورٹ ہر ماہ کی ۱۰ تاریخ تک بھجوانے کا التزام فرمائیں۔ تا حضرت امیر المومنین کے حضور میں ان کی کارگذاری کا مرکزیہ انصار اللہ کی رپورٹ کے ضمن میں ذکر ہوتا رہے۔ اور حضور کو بھی ان کی کارگذاری کا علم ہوتا رہے۔

خاکسار عبد الرحیم درد جنرل سکرٹری انصار اللہ مرکزیہ

خادم صاحب کی گرفتاری کے خلاف جماعت احمدیہ لاہور کا احتجاجی جلسہ

لاہور سے بذریعہ فون اطلاع ملی ہے۔ کہ جماعت احمدیہ لاہور کا ایک اجلاس کل بعد از نماز جمعہ مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا۔ جس میں شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ لاہور نے ایک تقریر میں خادم صاحب کی گرفتاری کے واقعات بیان کرتے ہوئے اظہار افسوس کیا کہ باوجودیکہ جماعت کے جذبات اس گرفتاری کے نتیجہ میں بہت مجروح ہوئے ہیں۔ ناظر صاحب امور عامہ نے زبانی احتجاج سے بھی روک دیا ہے۔ حالانکہ ہم بانئے سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے حکم کے مطابق شریعت کے احکام کی پابندی اور قانون کا پورا احترام کرنے والی جماعت ہیں۔ ناظر صاحب امور عامہ بھی موقعہ پر موجود تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ انہوں نے جو کچھ لکھا ہے۔ وہ محض ان کا مشورہ تھا کوئی حکم نہیں۔ اس کے بعد امیر صاحب جماعت احمدیہ لاہور نے ایک تقریر میں قانون دفاع ہند کی غرض و غایت بیان کی۔ آخر میں جماعت کی طرف سے ایک ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ جو مفصل طور پر بعد میں درج ہو گا۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

دہلی ۹ اپریل۔ واشنگٹن میں جنگ کے بعد دنیا میں مسئلہ خوراک پر غور کرنے کے لئے جو کانفرنس ہو رہی ہے۔ حکومت ہند نے ایک اعلان کے ذریعہ اس کے لئے سر گرجا شنکر باجپائی۔ مسٹر ملک اور ڈاکٹر اکرائڈ کو ڈیلیگیٹ مقرر کیا ہے۔ سر باجپائی اس وفد کے لیڈر ہوں گے۔ یہ کانفرنس اس ماہ کے آخر میں ہوگی۔

ماسکو ۹ اپریل۔ کوبان کے علاقہ میں بارشوں نے لڑائی میں رکاوٹ ڈال دی ہے۔ جرمنوں نے ازیوم کے علاقہ میں اور ۶۰ میل شمال مشرق میں نئے حملے کئے۔ مگر منہ کی کھائی۔

دہلی ۹ اپریل۔ اراکان کے محاذ پر کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ برطانی طیاروں نے شوراپو کے اڈہ پر سخت بمباری کی۔ جاپانی طیاروں نے چٹاگانگ کے پاس ایک ہوائی اڈہ پر حملہ کیا۔ معمولی نقصان ہوا۔ جانی نقصان کوئی نہیں ہوا۔

لنڈن ۹ اپریل۔ ناروے پر جرمن حملہ کی آج تیسری سالگرہ ہے۔ پانچ بجے شام کے بعد تمام گلی کوچے خالی ہو جائینگے۔ اور اس ملک کے تمام باشندے گھروں میں چلے جائینگے۔ سوائے کوئزلنگ قسم کے معدودے چند لوگوں کے۔

لنڈن ۹ اپریل۔ برطانی طیاروں نے جرمنی میں روہر کے صنعتی علاقہ پر زبردست حملہ کیا۔ ابھی نتیجہ معلوم نہیں ہو سکا۔ ۲۱ طیارے واپس نہیں آ سکے۔

واشنگٹن ۹ اپریل۔ جنگ کے بعد کرنسی کے سوال کو مضبوط بنیادوں پر قائم کرنے کے لئے حکومت امریکہ جو کانفرنس منعقد کر رہی ہے۔ اس میں ۳۵ حکومتوں نے شرکت منظور کر لی ہے۔

جموں ۹ اپریل۔ ریاست جموں و کشمیر کے وزیر اعظم سر آئینگر اپنے عہدہ سے سبکدوش ہو گئے ہیں۔ ان کی جگہ راجہ سر مہاراج سنگھ وزیر اعظم مقرر ہوئے ہیں۔

دہلی ۹ اپریل۔ حکومت نے عوام کو مطلع کیا ہے کہ ملکہ وکٹوریہ اور شاہ ایڈورڈ ہفتم کے چاندی کے روپے اور اٹھنیاں ۳۰ اپریل ۱۹۴۳ء تک ہی قبول کی جائیں گی۔

ماسکو ۱۰ اپریل۔ کئی ہفتہ کی خاموشی کے بعد روس میں وسطی محاذ پر لڑائی پھر زور پکڑ گئی ہے۔ سمالنسک کے علاقہ میں روسیوں نے کئی اہم جگہوں پر قبضہ کر لیا۔ اور دشمن کو کافی نقصان پہنچایا۔ ڈونیٹز کے محاذ پر جرمنوں کے ایک نئے حملہ کا منہ توڑ جواب دیا گیا۔ کوبان میں بارشوں کی وجہ سے روسی حملے رکے ہوئے ہیں۔ جرمن اپنی فضائی طاقت کو مضبوط کرنے کیلئے بعض نئی قسم کے طیارے میدان میں لائے ہیں اور روسی ماہرین کا اندازہ ہے کہ گرمیوں میں ہٹلر زور کے ہوائی حملے کریگا۔ اسکے مقابلہ کیلئے روسی کارخانوں میں بھی بڑی مستعدی سے طیارے بنائے جا رہے ہیں۔

زیورچ ۱۰ اپریل۔ روم پر اتحادی طیاروں نے جو پرواز کی تھی۔ اس کے پیش نظر معلوم ہوا ہے کہ اطالوی گورنمنٹ نے ایک کمشن مقرر کیا ہے جو دار السلطنت کو کسی دوسرے مقام پر منتقل کرنے کی سکیم تیار کرے گا۔

لنڈن ۱۰ اپریل۔ انگریزی طیارے کل تمام دن شمالی فرانس اور جرمنی پر حملے کرتے رہے کولون میں دشمن کے کارخانوں پر سخت بمباری کی گئی۔ معلوم ہوا ہے کہ جرمنوں نے اب مال گاڑیوں پر مشین گنیں چڑھا دی ہیں۔

دہلی ۱۰ اپریل۔ جنرل الیگزینڈر نے مارشل ویول کو اس شاندار کامیابی پر مبارکباد کا پیغام ارسال کیا ہے۔ جو مرات کی لڑائی میں ہندوستانی فوج کے چوتھے ڈویژن نے حاصل کی ہے۔

لنڈن ۱۰ اپریل۔ ٹیونیشیا کے جنوبی علاقہ سے دشمن جلد از جلد نکلنے کی کوشش کر رہا ہے اور آٹھویں برطانی فوج بڑی تیزی سے اس کا تعاقب کر رہی ہے۔ اور اب اس کے ہراول دستے سفاکس سے صرف تیس میل اور قابس سے ۴۲ میل شمال کی طرف پہنچ چکے ہیں۔ دشمن کے دس ہزار سپاہی اب تک قید کئے جا چکے ہیں میکناسی کے محاذ پر امریکن بھی آگے بڑھ گئے ہیں۔ دشمن کی پوزیشن ابھی کافی مضبوط ہے۔ اور وہ بہت سخت مقابلہ کر رہا ہے۔ اور شمال کی طرف اپنا رستہ کھلا رکھنے کے لئے شاید اور بھی سخت مقابلہ کریگا۔ مگر اتحادی فوجوں کو یقین ہے۔ کہ اسے بھگا دیا جائے گا۔

نئی دہلی ۱۰ مارچ۔ حکومت ہند نے اعلان جاری کیا ہے کہ جنوبی افریقہ کی حکومت نے ٹرانسول ڈربن اور نٹال کے بعض علاقوں میں اس ایکٹ کو نافذ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ جن کی رو سے ہندوستانی اور انگریز ان مقامات میں زمین نہیں خرید سکینگے۔ حکومت ہند نے ایک مکتوب حکومت جنوبی افریقہ کو ارسال کیا ہے۔ جسکے جواب کا انتظار ہے۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر رحمت اللہ خان شاکر